

مشکل و مخاطب کے درمیان مبادلہ افکار کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ دونوں کے دل و زبان میں اک گونہ مناسبت ہو۔ اگر مناسبت نہ ہوگی تو ظاہر ہے کہ مبادلے کی کوئی صورت نہ رہے گی۔ مرزا نے شعر میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا۔

۳۔ لغات - پیوند : علاقہ، تعلق، جوڑ

مقرر : ضرور، بلاشبہ، یقیناً۔

تشریح : محبوب کی نگاہ ناز کو بھلا ابرو سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ یعنی یہ تیر ابرو کی کمان سے نہیں نکل سکتا، اس کا تعلق کسی اور ہی کمان سے ہے، یہ کسی دوسری ہی کمان سے نکلا ہے اور وہ کمان بظاہر حسن کی دلفریبی دلاویزی ہے، لیکن اس کا ذکر نہیں کیا۔ یہ شعر کی ایک اور خوبی ہے کہ ہر فرد کو موقع دے دیا، وہ اپنے احوال و فطرت کے مطابق اس کمان کا تعین کر لے۔

دیکھیے، کمان د ابرو اور تیر و نگاہ کی تشبیہ بہت پرانی اور فرسودہ تھی، مگر مرزا نے کمال جدت سے کام لے کر اس میں نئی تازگی اور نیا حسن پیدا کر دیا۔

۴۔ تشریح : اے محبوب! جب تم شہر میں موجود ہو تو ہمیں دل و جان کا کیا غم ہے؟ کیونکہ جب اٹھیں گے، بازار سے نئے دل و جان خرید لائیں گے، تمھارے ہوتے ہر شخص کے لیے دل و جان دو بھر ہوا ہے اور وہ سستے داموں بیچ دینے کے لیے تیار ہیں۔ جو جنس بازار میں زیادہ آجائے، رسید و طلب کے اصول کے مطابق وہ ارزاں ہو جاتی ہے۔

اس شعر کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ دل و جان لینے میں محبوب کی مشاقتی نے اس جنس کا بازار آراستہ کر دیا ہے، جہاں یہ بہ کثرت بک رہی ہے۔ مقصود صرف یہ بتانا ہے کہ محبوب جس شہر میں موجود ہو، وہاں کون اس سے دل و جان بچا کر رکھنے کے لیے تیار ہوگا؟ سب اس متاع عزیز کو اکٹھاٹے بہ طور نذر پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔

یہ شاعر کا اسلوب بیان ہے، جس نے اصل موضوع کو اس رنگ میں پیش کر دیا۔

۵۔ لغات - سبکدست : چابک دست، مشاق۔ ماہر